علم وفن کی ترویج واشاعت میں پہلی صدی ہجری کی مسلم خواتین کا کردار

The Role of Muslim Women in the first Century A.H in Preaching of Knowledge

مقالہ نگار: ڈاکٹر شمس الحسین

چیئرپرسن، شعبہ دراسات عربیہ واسلامیہ، ویمن یونیورسٹی، صوابی

shamsulhussain72@yahoo.com

مقالہ نگاران: شہلا شمس

ایم فل ریسرچ سکالر، شعبہ دراسات عربیہ واسلامیہ، ویمن یونیورسٹی صوابی

ڈاکٹر بی بی عالیہ

لیکچرار، شعبہ دراسات عربیہ واسلامیہ، ویمن یونیورسٹی، صوابی

Abstract

The human before revelation of the Holy Qurʿan and Islam spent a lot of time in ignorance. And the cruelty in many shapes was faced by the suppressed people, especially women, slaves, widows and orphans were deprived of their due rights. When Islam came and it enlightened the mind of human being, and gave a free hand to the suppressed people to access their right getting knowledge, appreciated who he get it, and they were granted with high ranks for their ability, common public devoted their lives to achieve skills in any field dedicated to Qurʿan and Sunnah. But this work was not restricted to only men, beside them Muslim women also participated in many field of knowledge like; interpretation of the Holy Qurʿan, remembering Hadith, Arab racial history, poetry, books writing, taking part in Jihads, and taking interest in Arabic literature. They proved themselves skillful in various field and had a lot of students when they used to preach these relevant skills with the students. This history covers over fourteen centuries, but the very article discusses upon the women of the first century A.H, who got knowledge, proved themselves as skillful ladies and then started to preach what was gotten by them in this specific era. The list of these women is very large however we took only forty of them. First of all name of each woman, her family background, famous teachers and students, filed of expertise, and her role in preaching of her expertise with others has been drawn in a sketch. As this is historical kind of research so the same method of research has been followed for collection of data and further comments of the historian and the buddies regarding these women in light of primary sources.

Keywords: Muslim Women, First Century, Role, Knowledge, Skills, Preaching

انسانیت کے سب سے بڑے محسن اور معلّم سیدنا محمد مصطفی ﷺ کے ظہورِ مبارک کے وقت عرب میں پڑھے لکھے لوگوں کی تعداد بہت محدود تھی۔ لیکن رسول اکرم ﷺ کی تعلیم و تربیت کے سبب عام مسلمانوں کو تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب دی گئی اور قرآن کے نزول کے بعد انہوں نے نہ صرف یہ کہ علم کے حصول کا حد درجہ اہتمام کیا بلکہ صدیوں تک اُن کے علم کا سکہ رائج رہا اور ان میں جہاں باصلاحیت مردوں کے نام آتے ہیں وہاں باکمال و باصلاحیت عورتوں کے کارنامے بھی ناقابل فراموش ہیں اور بے شمار ایسی عورتیں وجودِ زیست کی زینت بنیں، اور یہی وہ خواتین ہیں جن میں علم وفن اور عرفان وزہد کی خدمت واشاعت کا کوئی نہ کوئی پہلو ضرور پایا جاتا تھا۔ کوئی علم وفضل کے لحاظ سے، تو کوئی زہد وتقویٰ کے لحاظ سے، کوئی عبادت اور ایثار کے لحاظ سے، تو کوئی ذہانت وطبّاعی کے لحاظ سے، کوئی سخن فہمی کے اعتبار سے، تو کوئی ہنر اور فن کے نقطہ نگاہ سے یگانۂ روزگار تھی۔ اگر کوئی دانش وحکمت اور تدبیر وسیاست کے لحاظ سے، تو کوئی بچوں کی تربیت کے اعتبار سے ایک مثالی ملکہ کی حیثیت رکھتی تھی۔ کسی میں استخلاص وطن اور تبلیغ اسلام کا بے پناہ جذبہ تھا، توکسی کو درسگاہیں قائم کرنے اور مساجد تعمیر کرانے کا شوق تھا۔ کسی میں درس وتدریس اور تعلیم وتعلّم کا ولولہ تھا تو کسی کو خدمت خلق کی دُھن تھی۔ کسی کو رفاہ عامہ کے کاموں سے غیر معمولی شغف تھا، توکسی کا دستِ سخاوت کشادہ تھا اور کوئی یتیموں، بیواؤں اور مسکینوں کی سرپرستی میں رشکِ اہلِ زمانہ تھی۔ اُن کے اوصاف کافی زیادہ ہیں لیکن زیر بحث مقالہ میں پہلی صدی ہجری کے ان جیسی چالیس خواتین کے کارہائے نمایاں سے بحث کی جارہی ہے جنہوں نے علم کے حصول اور ترویج واشاعت میں کارہائے نمایاں ادا کیے اور تاحالِ ایں اُن کے درخشاں نام ہماری تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔ ہماری اس تحقیق میں تاریخی اور وصفی و تجزیاتی منہج اپنایا گیا ہے۔ سب سے پہلے علمی شخصیت کا نام اور بعد میں اُس کا علمی وفنی قدر ومنزلت اور علم کی ترویج اشاعت میں اس کا کردار تحقیقی انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

ذیل میں ہم اُن منتخب خواتین کا تذکرہ کرتے ہیں جنہوں نے پہلی صدی ہجری میں علم وفن کی ترویج واشاعت میں اپنا کردار ادا کیا۔

1۔ اُم حکیم بنتِ قارظ

اُم حکیم بنتِ قارظ بن خالد بن تمیلہ بن سوید بن قارظ اللیثیہ۔ بنی زہرہ سے تعلق رکھتی تھی۔ تابعیہ، ثقہ اور امام دارقطنی نے لا بأس بہ قرار دیا۔ حسنِ صورت وسیرت میں اعلیٰ مقام تھی اور شعر گوئی میں بہت مشہور تھی۔ مشہور مبشر بالجنۃ صحابیٔ رسول عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ تھی[1]۔

2۔ اُم الخیر بنتِ حریش بن سراقہ

اُم الخیرؒ بنتِ حریش بن سراقہ، بارقیہ۔ کوفہ کی ایک نڈر اور بہادر خاتون تھی۔ جنگِ صفین میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھی اور نہایت فصیح وبلیغ اشعار پڑھ کر لوگوں کو ان کی مدد پر اُبھارتی تھی۔[2]

3۔ اُمِ الدرداء الصغریٰ

اِن کا اصل نام ہجیمہ بنت حیّ وصابیہ تھی بعض نے ہجیمہ بنت فلان بتایا ہے۔ عظیم المرتبت صحابیٔ رسول سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھی۔ اسی نسبت سے اُم الدرداء الصغریٰ سے معروف ہوئی۔ شرفِ صحابیت کی سعادت سے محروم ہوئی البتہ ان کا شمار عظیم المرتبت تابعیات میں ہوتا ہے۔ وہ اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شاگردہ تھی۔ عالمہ، فاضلہ، فقیہہ اور خاص کر فنِ قراءت میں مہارتِ تامہ رکھتی تھی اور یہ فن انہوں نے اپنے شوہر ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے سیکھا تھا۔ چھوٹی عمر میں یتیم ہوگئی تھی اور سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ہی نے ان کی پرورش کی اور ان کے ساتھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مجلسوں میں شریک ہوتی تھی۔ انہوں نے سیدنا سلمان فارسی، سیدہ عائشہ صدیقہ کائنات، سیدنا ابوہریرہ، سیدنا فضالہ بن عبید اور اُم الدرداء الکبریٰ رضی اللہ عنہم اجمعین سے بکثرت روایات بیان کی ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں مکحول شامیؒ، مرزوق تیمیؒ، زید بن اسلمؒ اور عوم بن عبید جیسے بزرگ بھی شامل ہیں۔ ۸۱ھ کے قریب وفات پائیں۔[3]

4۔ اسماءؓ بنتِ ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا

اسماءؓ بنتِ ابی بکر صدیقؓ بن ابوقحافہ عثمانؓ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تمیم۔ ان کی والدہ قتیلہ بنت عبد العزیٰ بن اسعد بن جابر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی تھی۔ ان کی شادی زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بن خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصیٰ سے ہوئی۔ مکہ مکرمہ کے ابتدائی دور میں اسلام لائیں۔ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ بیعت کیں اور ہجرت مدینہ کے وقت رسول اکرم ﷺ اور اپنے باپ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے توشہ دان تیار کیا تھا، جب اس کے لیے باندھنے کی ضرورت پڑی تو انہوں نے اپنا دوپٹہ پھاڑا اس کے آدھے حصے سے توشہ دان باندھا اور آدھے سے کمر بند بنالیا تو اسی نسبت سے ان کو ذات النطاقین کا لقب دیا گیا۔[4]

5۔ اسماء بنتِ عبدالرحمن

اسماء بنتِ عبدالرحمن بن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بن ابوقحافہ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم۔ ان کی شادی اپنے چچا زاد قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ علم و فضل کی اعتبار سے بہت بلند درجہ رکھتی تھی۔ یہ بھی اپنی عظیم المرتبت پھوپھی سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی آغوش میں پلی بڑھی اور اُن کی شاگردی اختیار کی۔[5]

6۔ اُم عمرو بنت خوات

اُم عمرو بنتِ خوات عظیم المرتبت صحابی خوات رضی اللہ عنہ بن جُبیر اوسی، انصاری کی صاحبزادی تھی۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کسبِ فیض حاصل کیا۔[6]

7۔ اُم کلثوم بنتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

اُم کُلثوم بنتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بن ابوقحافہ رضی اللہ عنہ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد تمیم۔ جمادی الآخر ۱۳ھ میں

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی جب وفات پائی تو حضرت اُمِ کلثومؒ بطنِ مادر میں تھی۔ حضرت اُمِ کلثومؒ کا شمار مشہور تابعیات میں ہوتا ہے۔ان کی شادی مشہور صحابئ رسول سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ بن عبید بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تمیم سے ہوئی۔جب سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ جنگِ جمل میں شہید ہوئے تو سیدنا عائشہ بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما اپنی بہن کو مکہ لے گئیں۔اس کے بعد اُمِ کلثومؒ کا نکاح عبدالرحمنؒ بن عبداللہ بن ابی ربیعہ بن مغیرہ سے ہوا۔ان سے مغیرہ بن حکیمؒ، طلحہ بن یحییٰؒ اور جابر بن حبیبؒ وغیرہ نے روایت کی ہے۔[7]

8۔ حضرت اُمِ محبّہؒ

اُمِ محبّہؒ۔ امام دار قطنی نے ان کو مجہول اور لا یحتج بھا قرار دیا ہے۔اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مسائل پوچھے اور حدیثیں سُنیں۔ان سے حضرت ابو اسحاق سبیعیؒ روایت کرتے ہیں۔[8]

9۔ تملکؒ کوفیہ

حضرت تملکؒ، کوفیہ۔سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہے ان سے ابو اسحاق سبیعیؒ نے روایت کی ہے۔[9]

10۔ جسرہ بنتِ دجاجہ

جسرہ بنتِ دجاجہؒ، عامریہ۔کوفہ کی رہنے والی تھی اور اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا کے شاگرد رہیں۔ انہوں نے چالیس عمرے کیے اور سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو ربذہ میں دیکھا اور ان سے روایت کرتی ہے۔اُن سے قدامہ عامری نے روایت کی ہے۔[10]

11۔ حفصہ بنتِ سیرینؒ

حفصہ بنتِ سیرین، اُمِ ہذیل۔ان کا شمار معزز تابعیات میں ہوتا ہے۔بارہ سال کی عمر میں قرآن کریم پڑھا اور تحصیلِ حدیث شروع کی۔ایک روایت کے مطابق چودہ برس کی عمر میں قرآن کریم معنی و مطالب کے ساتھ حفظ کیا تھا، اور فنِ تجوید و فنِ قراءت میں کمال حاصل کیا۔انہوں نے بے شمار صحابہ اور تابعین سے روایت کی ہے۔ایاس بن بن معاویہؒ فرماتے ہیں: کہ میں نے حفصہ سے بڑھ کر فضل والا کسی کو نہیں پایا۔ہر رات کو تہجد میں نصف قرآن کریم ختم کر لیتی تھی۔فنِ قراءت میں بہت کمال حاصل تھا اگر کسی مقام پر محمد بن سیرینؒ کو کوئی شبہ ہوتا تو وہ اپنے تلامذہ سے کہتے، ذرا ٹھہرو میں حفصہ سے دریافت کر کے آتا ہوں۔سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ، اُمِ عطیہ رضی اللہ عنہ، حضرت خیرہ اُمِ حسن بصریؒ، ابو العالیہؒ اور ربیع بن زیادؒ جیسی عظیم المرتبت شخصیات سے روایت کرتی ہیں۔ابنِ عونؒ، خالد الحذاءؒ، قتادہؒ اور ہشام بن حسانؒ وغیرہ نے اُن سے روایت کی ہے۔۱۰۷ھ کو وفات پائی۔[11]

12۔ حفصہ بنتِ عبدالرحمن

حفصہ بنتِ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بن ابو قحافہ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم۔اپنی

عظیم المرتبت پھوپھی سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی آغوش میں پل کر جوان ہوئیں۔ایک عالمہ ،فاضلہ ،تابعیہ اور ثقہ خاتون تھی۔ان کی شادی سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے فرزند منذرؒ سے ہوئی۔ان سے عطاء بن ابی رباح اور اہل حجاز نے روایت کی ہے۔[12]

13۔ حفصہؓ بنتِ عمرؓ

حفصہ بنتِ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما، رسول اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ اور عورتوں میں پہلی حافظہ قرآن تھی۔[13]

14۔ خدیجہؓ بنتِ خویلد

خدیجہ بنتِ خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصیٰ۔رسول اکرم ﷺ کی پہلی زوجہ محترمہ اور عورتوں میں اسلام لانے والے پہلی خاتون تھی۔[14] اسلام لانے سے پہلے اور بعد میں رسول اللہ ﷺ کے لیے اپنے تجوری کے منہ کھول دیے تھے۔ رسول اللہ ﷺ سے شادی کرنے کے وقت عمر چالیس تھی، اللہ تعالیٰ نے اُن سے آپ ﷺ کو چار بیٹیاں اور دو بیٹے عطا فرمائے۔ پچاس نبوی کو وفات پائیں۔

15۔ ذفرہؒ

ذفرہ بنت غالب، راسبیہ، بصریہ۔اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شاگردی اختیار کی۔علمائے حدیث نے ان کو ثقہ قرار دیا ہے۔نامور تابعی محمدؒ بن سیرینؒ نے ان سے روایت کی ہے۔ صحیح نسائی میں بھی ایک حدیث ان سے منسوب ہے۔[15]

16۔ سمیہ بصریہؒ

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں بصرہ آباد ہوا تو ان کا خاندان بھی وہاں آباد ہو گیا۔وہاں سے مدینہ منور آئیں اور اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کی شاگردی اختیار کی ۔تابعین میں علمائے حدیث نے ان سے روایتیں لی ہیں۔[16]

17۔ صفیہ بنتِ حارث

صفیہ بنتِ حارث بن طلحہ بن ابوطلحہ، عبدری، اُم طلحہ۔علم حدیث کی ترقی واشاعت میں سر گرم تھی۔انہوں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور کئی صحابہ کرام سے روایت کیں ہیں۔ان کی روایتیں صحاح میں موجود ہیں اور ان سے روایت کرنے والوں میں قتادہ اور محمد بن سیرین وغیرہ شامل ہیں۔[17]

18۔ صفیہ بنتِ شیبہ رضی اللہ عنہ

صفیہ بنتِ شیبہ بن عثمان بن ابوطلحہ بن عبدالعزیٰ بن عثمان بن عبدالدار بن قصیٰ، حاجبۃ الکعبہ، مکیہ، تابعیہ، ثقہ، اُم حجیر۔اان کا شمار مشہور تابعیات میں ہوتا ہے۔تمام کتبِ حدیث میں ان کی روایات موجود ہیں۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ کی خصوصی

شاگردہ تھی اسی وجہ سے زیادہ تر لوگ ان کے پاس سیدہ صدیقہ کائنات ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں پوچھنے آتے تھے۔[18]

19۔ صفیہ بنتِ ابو عبیدؒ

صفیہ بنتِ ابی عبید بن مسعود بن عمرو بن عمیر بن عوف بن عقدہ بن غیرہ بن عوف بن قسی، بنو ثقیف سے تعلق تھا۔ امام عجلی اور امام ابن حبان نے ان کی توثیق کی ہیں۔ ان کی شادی عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ اُمہات المؤمنین میں سے سیدہ عائشہ، سیدہ حفصہ، سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا اور قاسم بن ابی بکر رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے۔ ان سے سالمؒ بن عبداللہ، نافعؒ اور عبداللہ بن صفوانؒ نے روایت کی ہیں۔[19]

20۔ عائشہؓ بنتِ ابو بکرؓ

عائشہؓ بنتِ ابو بکر صدیقؓ بن (ابو قحافہ) عثمانؓ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک، لقب صدیقہ اور حمیرا، خطاب اُم المؤمنین، کنیت اُم عبداللہ تھی۔ والد کی طرف سے قریشیہ، تیمیہ اور والدہ کی طرف سے کنانیہ ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کی واحد کنواری بیوی تھی۔ چھ برس کی عمر میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ نکاح ہوا تھا، لیکن رُخصتی ہجرتِ مدینہ کے بعد 9 برس کی عمر میں ہوئی۔ اٹھارہ سال کی عمر میں یعنی ربیع الاوّل 11 ہجری میں بیوہ ہوئیں۔ سیدنا امیر معاویہؓ کے دورِ خلافت میں 17 رمضان المبارک 58 ہجری کو وفات پائی۔ اور جنتِ البقیع میں دفن ہوئیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی کل روایات کی تعداد 2210 ہے۔[20]

21۔ عائشہ بنتِ سعدؓ بن ابو وقاص

یہ سعد بن ابی وقاص بن وہب بن عبد مناف بن زہرہ فاتح عراق کی بیٹی تھی۔ انہوں نے چھ اُمہات المؤمنین اور ان کے علاوہ بے شمار صحابہ وصحابیات کو دیکھا تھا۔ تو اسی وجہ سے تابعیات میں بہت بلند مقام رکھتی ہیں۔ امام ذہبی نے ان کا شمار حفاظِ حدیث میں اور امام ابنِ حبان نے الثقات میں کیا ہے۔ عائشہ بنتِ سعدؓ نے اپنے والد سید نا سعدؓ بن ابو وقاص اور سیدہ اُم ذر رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے۔ وہ واحد خاتون ہے کہ جن سے امام مالک بن انسؒ نے روایت کی ہے۔ ۱۱۷ھ کو وفات پائی۔[21]

22۔ عائشہ بنتِ طلحہ

عائشہ بنتِ عُبید بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لؤی بن غالب بن فہر، تیمی، قرشی۔ امام ابن حبان، امام ابنِ معین اور امام عجلی نے ان کو تابعہ اور ثقہ کہا۔ حسنِ صورت وسیرت کی اعتبار سے اپنے زمانے کی خواتین میں اعلیٰ مقام رکھتی تھی ان کے ساتھ شعر وسخن سے بہت دلچسپی رکھتی تھی۔ ماں بیٹی دونوں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ کی شاگرد تھی۔ طلحٰہ بن یحیی اور اہلِ مدینہ نے ان سے روایتیں لی ہیں۔ ان کا پہلا نکاح عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے ہوا جو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کے حقیقی بھتیجے تھے۔ ان کی وفات کے بعد اپنی خالہ سیدہ اسماءبنتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

کے بیٹے مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ والیٔ عراق کے نکاح میں آئی۔ ان کی شہادت کے بعد ان کا نکاح عمر بن عبید اللہ تیمی سے ہوا۔[22]

23۔ عائشہ بنتِ قدامہ

عائشہؓ بنت قدامہ بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جُمح، قرشیہ، جمحیہ۔ ان کی شادی ابراہیم بن محمد بن حاطب بن حارث بن معمر جمحی سے ہوئی۔ اپنے باپ قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں۔[23]

24۔ عدیسہ بنتِ اہبان

عدیسہ بنتِ اہبان بن صیفی۔ بنو غفار سے تعلق تھا۔ جن کو صحابیت کا شرف حاصل تھا۔ سنن ابی داؤد اور سنن ابن ماجہ میں ان کی روایت موجود ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور اپنے باپ سے روایت کرتی ہیں۔[24]

25۔ عمرہ بنتِ عبدالرحمن

عمرہ بنتِ عبدالرحمن بن اسعد بن زرارہ بن عدس بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار۔ ان کا نکاح عبدالرحمن بن مالک سے ہوئی۔ ان کا شمار مشہور تابعیات میں ہوتا تھا، آپ سیدہ عائشہ صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا کی آغوشِ تربیت میں پلی بڑھی۔ علم الحدیث اور علم الفقہ میں نادرۂ روزگار تھی۔ امام بخاری نے ان کے بارے میں فرمایا کہ وہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کی میر منشی تھی اور اسی وساطت سے لوگ تحفے اور خطوط وغیرہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کرتے تھے۔ امام ابن المدینی نے ان کی بارے میں فرمایا: عمرة أحد الثقات العلماء بعائشة الاثبات فيها، ابن حبان نے کچھ یوں کہا: كانت من أعلم الناس بحديث عائشة اور سفیان کہتے ہیں: أثبت حديث عائشة حديث عمرة والقاسم وعروة۔ امام زہری نے جب تحصیلِ حدیث شروع کی تو ایک محدث نے ان سے کہا: اگر تم کو علم کی حرص ہے تو میں تم کو اس کا خزانہ بتاؤں تم عمرہ بنتِ عبدالرحمن کے پاس جاؤ۔ ان کی تربیت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی زیرِ نگرانی ہوئی ہے۔ ۱۰۳ھ کو وفات پائی۔[25]

26۔ عمرہ بنتِ قیس

عمرہ بنتِ قیس عدویہ، بصریہ۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شاگرد خاص تھی۔ ان سے مسائل پوچھے جاتے ہیں۔ اور ان سے جعفر بن کیسان روایت کرتے ہیں۔[26]

27۔ فاطمہؓ بنتِ حسینؓ

فاطمہؓ بنت حسینؓ بن علیؓ بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصیٰ۔ عام طور پر انہیں فاطمہ الصغریٰ کہا جاتا ہے۔ حدیث اور فقہ میں اعلیٰ مقام رکھتی تھی۔ ان سے بہت سی احادیث مروی ہیں۔ ان کی شادی اپنے چچازاد حسن بن حسن بن علی سے ہوئی۔ ان کی وفات کے بعد ان کا نکاح عبداللہ بن عمرو بن عثمانؓ بن عفان سے ہوا۔ چند سال بعد عبداللہ بن

عمروؓ بھی وفات پائی تو فاطمہ بنتِ حسین نے باقی زندگی بیوگی کے عالم میں گزاردی۔ ۱۰۰ھ کو وفات پائی۔[27]

28۔ **فاطمہ بنتِ منذر**

فاطمہ بنتِ بن منذر بن سید نا زبیر رضی اللہ عنہ بن عوام بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصیؒ۔ اُن کی ماں اُم ولد تھی۔ انہوں نے اپنی دادی سیدہ اسماء بنتِ ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہیں۔ ان کی شادی اپنے چچا زاد ہشام بن عروہ بن زبیر بن عوام سے ہوئی۔[28]

29۔ **قمیر بنتِ عمرو**

قمیر بنتِ عمرو (عمیر)، کوفیہ۔ امام عجلی نے "تابعیہ اور ثقہ" قرار دیا ہے۔ بڑی عالمہ، فاضلہ اور اپنی شوہر کے رُواۃ میں کئی ممتاز تابعین میں شامل ہیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا کی شاگرد اور مشہور محدث، تابعی مسروقؒ بن اجدع کی اہلیہ تھی۔ ابنِ سیرین اور ابنِ شبرمہ نے ان سے روایت لی ہے۔ سنن ابی داؤد اور سنن نسائی میں ان کی روایات موجود ہیں۔[29]

30۔ **کبشہ بنتِ کعبؓ**

کبشہ بنتِ کعب بن مالک بن ابی کعب بن قین بن کعب۔ ان کی شادی ابو قتادہؓ کے فرزند ثابت بن ابی قتادہ بن ربعی انصاری سے ہوئی اور اپنے شوہر سے روایت کرتی ہیں۔ مشہور تابعیات میں شمار ہوتی ہیں۔ ابو داؤد، سنن ترمذی، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ میں اُن کی روایات موجو ہے۔[30]

31۔ **کریمہ بنتِ ہمام**

سیدہ عائشہ صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا کی خواتین تلامذہ کی فہرست میں ان کا نام بھی شامل ہے اور اُن سے خضاب کے بارے میں حدیث روایت کی ہے۔ اور اُن سے یحییٰ بن ابی کثیر اور علی بن مبارک نے روایت لی ہے۔[31]

32۔ **کلثم بنتِ عمرو**

اُم کلثوم بنتِ عمرو بن جرول، قرشیہ، خزاعیہ۔ سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خاص شاگرد تھی اس لیے مختلف کتب میں ان کے نام کے ساتھ "صاحبۃ عائشہ" کا لقب لکھا جاتا ہے۔ اور کتب حدیث میں ان سے مرویات بھی موجود ہیں۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ تھی جب یہ آیت نازل ہوئی: وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ[32] تو آپ نے ان کو طلاق دی، اس کے بعد ابو جہم بن حذافہ نے اِن کے ساتھ نکاح کیا۔ لیکن بعد میں اسلام قبول کیا۔[33]

33۔ **لیلیٰ الاخیلیہ**

لیلیٰ الاخیلیہ بنت عبد اللہ بن رحالہ بن شداد بن کعب عبادیہ۔ پہلی صدی ہجری کی ایک نامور عرب شاعرہ ہے۔ لیلیٰ صرف مرثیہ گو ہی نہیں تھی بلکہ مدحیہ اشعار کہنے میں بھی ایک مقام تھا۔[34]

34۔ **معاذہ بنتِ عبداللہ**

معاذہ بنتِ عبداللہ، عدویہ، بصریہ، اُمِ صہباء۔ صلہ بن اسیم کی زوجہ تھی۔ یحییٰ بن معین نے ثقہ قرار دیا ہے، اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا اور دوسری امہات المؤمنین کی بہت سے احادیث روایت کرتی ہیں۔ زہد و تقویٰ میں ایک مثال تھی۔ جب ان کے شوہر کا انتقال ہوا تو انہوں نے دل میں عہد کیا کہ اب کبھی بستر اور تکیہ کا استعمال نہ کروں گی اور عبادت میں مشغول ہوئی۔ رات میں کئی سو نوافل، سنن و فرائض کے علاوہ پڑھتیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور اُم عمرو رضی اللہ عنہا سے بھی روایت کی ہے۔ اور ان سے ابو عاصمؒ، ابو قلابہؒ، قتادہؒ اور حسن بصریؒ نے روایت کی ہیں۔[35]

35۔ **ہند بنتِ حارث**

ہند بنتِ حارث، فراسیہ، قرشیہ۔ عبداللہ بن شداد سے ان کی شادی ہوئی۔ انہوں نے بعض اُمہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کو دیکھا اور ان سے کسبِ فیض کیا اور ام المؤمنین سیدنا اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت بھی کرتی ہیں۔ اور امام زہریؒ نے بھی ان سے روایت لی ہے۔[36]

نتائج بحث:

اس مقالہ کے مطالعہ کی روشنی میں جن نتائج تک ہماری فہم پہنچ سکی اس کو ذیل میں مختصراً بیان کیا جاتا ہے۔

۱۔ پہلی صدی ہجری کے علم و فن کی ترویج و اشاعت میں مختلف اطراف و اکناف مثلاً: مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، کوفہ، یمن، حجاز، بصرہ جیسے علاقوں کی خواتین شامل ہیں۔

۲۔ اُن خواتین کو حفظِ قرآن، فنِ قراءت، فنِ تجوید، علم حدیث، علم الفقہ، شعر گوئی، مرثیہ گوئی اور مدحیہ سرائی میں مہارت حاصل تھی۔

۳۔ اِن سے زیادہ تر خواتین نے سیدہ عائشہ صدیقہ کائنات رضی اللہ عنہا سے مختلف میادینِ علم میں استفادہ حاصل کیا ہے۔

۴۔ ان خواتین میں عبادت گزاری، زُہد، تقویٰ، روزہ داری، بہادری، حسنِ صورت و سیرت اور وثاقت کی خصوصیات سے مالامال تھی۔

۵۔ اِن کی احوالِ زندگی کا مطالعہ کرنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اُس زمان علم و عرفان اور فہمِ دین واشاعت کا کتنا رواج تھا اور مردوں کو ساتھ ساتھ عورتوں میں کس درجہ علم شناسی اور حبِ تعلیم و تعلم کا تصور اور عملی نمونے موجود تھے۔

حواشی

[1]ابن حجر عسقلانی، تھذیب التھذیب، مطبعہ دائرۃ المعارف النظامیہ، ھند، ط ۱، ۱۳۲۶ھ، ج ۱۲، ص ۴۶۵، ترجمہ: ۲۹۴۰

[2]ابن عساکر، تاریخ دمشق، دار الفکر للطباعہ والنشر والتوزیع، ۱۴۱۵ھ، ج ۷۰، ص ۲۳۳، ترجمہ: ۹۴۶۵

[3]احمد بن حنبل، الأسامی والکنی للإمام أحمد بن حنبل، مکتبہ دار الاقصیٰ، کویت، ط ۱، ۱۴۰۶ھ، ج ۳۶، ص ۵۳، ترجمہ نمبر: ۵۳

[4]ابن مندہ، معرفۃ الصحابہ، مطبوعات جامعہ امارات العربیہ المتحدہ، ط ۱، ۱۴۲۶ھ، ص ۹۸۲

[5] ابن حبان، الثقات، دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدر آباد، دکن، ھند، ط ۱، ۱۳۹۳ھ، ج ۴، ص ۶۳

[6]الإکمال فی ذکر من له روایة فی مسند الإمام أحمد من الرجال سوی من ذکر فی تهذیب الکمال، ص ۶۳۴، ترجمہ: ۱۵۰۶

[7]ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، دار الکتب العلمیہ، ط ۱، ۱۴۱۵ھ، ج ۷، ص ۳۷۳، ترجمہ: ۷۵۸۰

[8] ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ط ۱، ۱۴۱۰ھ، ج ۸، ص ۳۵۴، ترجمہ: ۴۶۸۹

[9]نفسِ مصدر، ج ۸، ص ۳۵۷، ترجمہ: ۴۷۰۶

[10]اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ، ج ۷، ص ۴۹، ترجمہ: ۶۸۰۵

[11]ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج ۸، س ۳۵۲، ترجمہ: ۴۶۷۷

[12]ابن حبان، الثقات، ج ۴، ص ۱۹۴

[13]نفسِ مصدر، ج ۳، ص ۹۸، ترجمہ: ۳۲۷

[14] تاریخ ابن ابی خیثمہ، الفاروق الحدیثہ للطباعۃ والنشر، قاہرہ، ط ۱، ۱۴۲۷ھ، ج ۱، ص ۱۵۷، ترجمہ: ۳۴۵

[15]احمد بن عبداللہ بن ابو الخیر، خلاصہ تذہیب تہذیب الکمال فی اسماء الرجال، مکتب دار بشائر، حلب، بیروت، ط ۵، ۱۴۱۶ھ، ص ۴۹۱

[16]حافظ مزی، تہذیب الکمال فی أسماء الرجال، مؤسسہ الرسالہ، بیروت، ط ۱، ۱۴۰۰ھ، ج ۳۵، ص ۱۹۸، ترجمہ: ۷۸۶۲

[17]تہذیب الکمال فی أسماء الرجال، ج ۳۵، ص ۲۰۹، ترجمہ: ۷۸۷۲

[18]امام عجلی، تاریخ الثقات، دار الباز، ط ۱، ۱۴۰۵ھ، ج ۵۲۰، ترجمہ: ۲۰۹۹

[19]ابو نعیم، معرفۃ الصحابہ، ج ۶، ص ۳۳۷۹

[20]طبقات خلیفہ بن خیاط، دار الفکر للطباعہ والنشر والتوزیع، ۱۴۱۴ھ، ص ۶۲۴، ترجمہ: ۳۲۵۱

[21] ابن سعد، الطبقات الکبری، ج ۸، ص ۳۴۱، ترجمہ: ۴۶۳۹

[22]امام دار قطنی، ذکر أسماء التابعین ومن بعدهم ممن صحت روایته عن الثقات عند البخاري ومسلم، مؤسسۃ الکتب الثقافیہ، بیروت، لبنان، ط ۱، ۱۴۰۶ھ، ج ۲، ص ۳۰۳، ترجمہ: ۱۵۱۶

[23] أسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ، ج ۷، ص ۱۹۱، ترجمہ: ۷۱۰۰

[24]الطبقات الکبریٰ، ابن سعد، ج ۸، ص ۳۵۱، ترجمہ: ۴۶۶۸

[25]ابن منجویہ، رجال صحیح مسلم، دار المعرفہ، بیروت، ط ۱، ۱۴۰۷ھ، ج ۲، ص ۴۲۳، ترجمہ: ۲۲۴۳

[26]شمس الدین، محمد بن علی بن حسن، الإكمال في ذكر من له رواية في مسند الإمام أحمد من الرجال سوى من ذكر في تهذيب الكمال، منشورات جامعة الدراسات الإسلامية، کراچی، پاکستان، ص۶۲۵، ترجمہ: ۱۴۸۱

[27] الطبقات الکبری، ابن سعد، ج۸، ص۳۴۵، ترجمہ: ۴۶۵۱

[28]امام دارقطنی، ذكر أسماء التابعين ومن بعدهم ممن صحت روايته عن الثقات عند البخاري ومسلم، مؤسسة الکتب الثقافیہ، بیروت، لبنان، ط۱، ۱۴۰۶ھ، ج۲، ص۳۰۳، ترجمہ: ۱۵۱۵

[29] خالد رباط، سید عزت عید، الجامع لعلوم الإمام أحمد، الرجال، دار الفلاح للبحث العلمی وتحقیق التراث، مصر، ط۱، ۱۴۳۰ھ، ج۱۹، ص۶۴۱، ترجمہ: ۳۰۹۲

[30]الطبقات الکبریٰ، ابن سعد، ج۸، ص۳۴۹، ترجمہ: ۴۶۶۰

[31]امام ذہبی، الكاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة، دار القبلہ للثقافہ الإسلامیہ، جدہ، ط۱، ۱۴۱۳ھ، ج۲، ص۵۱۶، ترجمہ: ۷۰۶۸

[32]سورۃ الممتحنہ: ۱۰

[33]ابن حجر عسقلانی، الإصابہ فی تمییز الصحابہ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ط۱، ۱۴۱۵ھ، ج۸، ص۴۶۴، ترجمہ: ۱۲۲۳۴

[34]محمد بن شاکر، صلاح الدین، فوات الوفیات، دار صادر، بیروت، ط۱، ۱۹۷۳، ج۳، ص۲۲۶

[35]الجامع لعلوم الإمام أحمد، ج۱۹، ص۶۴۱، ترجمہ: ۳۰۹۳

[36]ابو نصر بخاری کلاباذی، الهداية والإرشاد في معرفة أهل الثقة والسداد، دار المعرفہ، بیروت، ط۱، ۱۴۰۷ھ، ج۲، ص۸۵۷، ترجمہ: ۱۴۴۷۔